تحفۂ عید

جوشیلا بہادر

تحفۂ عید

از
(محمد مختار قائمگنجوی)

عید کے چاند نے مغربی گوشہ سے نکلکر روزہ داروں کو عید الفطر کا مژدہ سنایا۔ لوگوں نے اُسے دیکھ کر خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے گھر کا راستہ لیا۔ کوئی تو گھر پہنچا اور کسی نے بازار کی راہ لی درزیوں اور دھوبیوں کی دوکانوں پر مجمع لگا ہوا ہے۔ کپڑوں کا سختی سے تقاضہ کیا جا رہا ہے۔ کچھ لوگ نانبائیوں اور رنگریزوں کی دوکانوں پر ٹوپیاں خرید رہے ہیں صافے اور دوپٹے رنگوا رہے ہیں کچھ مجمع تانگہ والوں سے کل نماز دوگانہ کے لوٹنے کے بعد گھوڑ دوڑ کے لئے کرایہ طے کر رہا ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ چاہے دس روپیہ لیلو اپنی ناک اونچی رہے اور سب سے آگے تانگہ آئے۔

دوسری طرف امیروں اور غریبوں کے گھر پر لوگوں کا مجمع اکٹھا ہے بچے عید کی خوشی میں پٹاخے اور آتشبازی چلا رہے ہیں کوئی تو اپنے کپڑے سنبھال رہا ہے اور خوا چیزوں کے لئے والدین سے فرمائش کیجا رہی ہے غرضکہ ایسی چہل پہل میں رات کے ۱۱ بجگئے ہیں۔ کچھ کچھ بادل کے ٹکڑے آسمان پر جمع ہو رہے ہیں اور کبھی کبھی درختوں کے پتوں میں ہوا کی کھڑکھڑاہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ نزدیک ہی ایک مکان میں ہمارا دوست محمد قاسم جس نے ابھی انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے چارپائی پر بیٹھے

پڑا ہے شاید کچھ سوچ رہا ہے اور کچھ فاصلہ پر چراغ جل رہا ہے اُسکی والدہ مصلے پر بیٹھی کچھ پڑوس کے کپڑے سی رہی ہیں ابھی اُنھوں نے کپڑے سینا ختم بھی نہیں کیے تھے کہ محمد قاسم نے کہنا شروع کیا

ماں جان! اب بھوک کی تکلیف برداشت نہیں کیجاتی ہے کچھ تھوڑا سا کھانا اگر کہیں رکھا ہو تو دو۔

ہاں! بیٹا کھانا تو ہے نہیں لیکن کچھ گڑ اور سیویاں رکھی ہیں جو ابھی پڑوسن کپڑے کی سلائی کے بدلے میں دے گئی ہے کہو تو انھیں پکا دوں۔

محمد قاسم۔ ہاں امی جان اگر پکا دو تو بڑی مہربانی ہو۔ ماں نے کپڑے کو مصلے پر رکھدیا اور پاس ہی انگیٹھی میں آگ جلائی اور اُسپر سیویوں کی پتیلی رکھدی اور محمد قاسم سے کہا بیٹا۔ تمہارے باپ کو مرے آج ۴ سال کا عرصہ ہوا اب تک جو کچھ پونجی تھا اُسے خرچ کر کے گذارا کیا لیکن اب فاقہ کے دن آگئے ہیں اور گہنے نہیں درزی زیادہ ہوگئے ہیں اس لئے سلائی کیلئے کپڑے بھی بہت کم آتے ہیں اگر میں یہ دن جانتی ہوتی تو کچھ نہ کچھ سرمایہ پونجی اسدن کے لئے جمع کر لیتی میری بارات میں دور دور سے بھانڈ اور رنڈیاں بلائی گئیں تھیں اور سارے شہر میں دعوت کیگئی تھی ہزاروں روپیہ پانی کیطرح بہادیا گیا تھا اور جسدن میں بیاہ کر آئی تھی تو اپنے کو اس محلہ کی ملکہ سمجھتی تھی لیکن آہ! مجھے کیا خبر تھی کہ اس بڑھاپے میں یوں خیرات اور سلائی پر زندگی بسر کروں گی تمہارے ابا نے خدا انہیں جنت میں جگہ دے سرکاری ملازمت کی آمدنی اور سارا جائداد یار دوستوں میں اڑا دی۔ لیکن میرے منہ سے کبھی یہ نہ نکلا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو اُس کا نتیجہ یہی نکلا کہ ایک کوڑی کوڑی کو محتاج ہوں۔ خیر اللہ کا یہ کرنا اچھا ہوا کہ تم اُنکے پاس رہ گئے میرا کیا ہے تو اپنی محنت ہی سے زندگی کما سلائی اور چرخے میں بسر کر لوں گی۔ خدا تمہیں زندہ رکھے اور تمہاری عمر دراز کرے۔

ہوں۔ یہ کہکر ایک ہچکی سی بندھ گئی اور مصلّے پر آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

یہ دیکھکر محمد قاسم سے بھی رہا نہ گیا آنسو نکل آئے لیکن ضبط کیا اور کہنے لگا امّی جان آپ ذرا فکر نہ کریں جب تک میں زندہ ہوں آپ کو ذرا بھی تکلیف نہ ہونے دوں گا ہاں یہ ضرور ہے کہ آج کل روزگار کی حالت بہت خراب ہے۔ چاروں طرف نوجوان درخواستیں لیے دیکھیے لیکن کہیں بھی چار پیسے کا سہارا نہیں ملا میرا ارادہ تو تھا کہ آگے کچھ پڑھوں لیکن آجکل تعلیم کے اخراجات اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ پڑھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ مسلمانوں کی علیگڑھ میں ایک یونیورسٹی ہے لیکن وہاں کے اگر خرچ کو کوئی دیکھے تو بس خدا ہی نظر آتا ہے ہر ایک لڑکا سینکڑوں روپیہ ماہوار خرچ کرتا ہے اور جہاں پڑھکر فارغ ہوئے تو اُسی خرچ کے عادی رہتے ہیں جس کی وجہ سے اُن میں سے اُن کی بیشتر فیصدی اولادوں کی بری طرح حالت ہوتی ہے۔ اب رہی دہلی کی جامعہ ملیہ اسلامیہ اُس میں پڑھائی بھی اچھی ہوتی ہے اور لڑکے سادہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن اسکی مالی حالت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ قوم اُسکی طرف توجہ نہیں کرتی تو دیکھیے کہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ اور اُن کے شریک کار لوگ ابھی تک سنبھالے ہوئے ہیں نہیں تو کب ہی کی ٹھکانے لگ چکی ہوتی۔ اسلئے امّاں جان میرا ارادہ ہے کہ میں قوم کی خدمت کروں اور جو جو اُن میں بری رسمیں پڑ گئی ہیں اُسے دور کرنے کی کوشش کروں۔

ماں: بیٹا یہ تیری رائے ٹھیک ہے میں تو محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پال لوں گی

تجھے چاہیے کہ تو اپنا سارا تن۔من۔دھن قوم پر فدا کردے لیکن کبھی بھولے سے
بھی اپنے ذاتی فائدہ کیلئے قوم کو دھوکا مت دینا اپنی نیت ہمیشہ صاف رکھنا لوگ
چاہے تجھے بدنام کریں یا دھوکا دیں۔ لیکن جب تیری نیت صاف ہوگی تو کوئی تجھے
نقصان نہیں پہنچا سکیگا دیکھ قرآن کی ان آیات ذیل کو اپنا دستور العمل بنا۔

دوغیر مذہب والے بزرگوں کا احترام کرتے رہو اور اُن کے بزرگوں کی شان میں کوئی گستاخی
نہ کرو اُن کی عبادت گاہوں کو بھی برقرار رہنے دو بلکہ اُن کی حفاظت کرو تمہیں جب
معاہدہ کرو تو اس کو نباہو اور وفائے عہد میں ایسے پکے بنو اور ایسی احتیاط سے وعدہ
کی پابندی کرو کہ دنیا میں وعدہ وفا کرنے کی ایک نشان اور عزت قائم ہو جائے جو
لوگ وعدہ کو توڑتے اور قوموں کے باہمی قوانین فطری معاہدہ کو توڑ کر دنیا میں فتنہ و فساد
پیدا کراتے ہیں اور لوٹ مار کے ذریعہ کامیاب اور بامراد ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے شریر دل
کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے وعدوں کو پورا کرنا اور مصیبت کو بہادری کے
ساتھ برداشت کرنا مسلمانوں کا خاص نشان ہے تم اپنے وعدے کو ضرور پورا کرو کیونکہ
وعدوں کے متعلق تم خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جاؤ گے وہ مشرکین جن سے تم عہد کر چکے
ہو اور انھوں نے بھی تم سے عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے دشمنوں کو انھوں نے کسی
قسم کی مدد نہیں دی تو تم ان کیساتھ اپنے عہد کو نباہو۔ کیونکہ عہد کی پابندی بھی
پرہیزگاری ہے اور خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے اگر تم غیر مسلم سے معاہدہ
کر چکے ہو تو اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد بھی اس معاہدہ کے خلاف نہیں کر سکتے ہاں
اگر تم کو کسی قوم سے یہ خوف ہو کہ وہ معاہدہ کی ضرور خلاف ورزی کرے گی۔

تو پھر تم بھی جس معاہدہ کی پابندی سے آزاد ہو سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ تم زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسکو نہ کر سکو ایسے لوگ جو زبان سے کہہ دیتے ہیں اور کرتے نہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے ذلیل ہیں تم لین دین میں تجارت میں دھوکہ نہ دیا کرو پورا تول کرو اسی طرح پورا ناپو انصاف اور عدل کو ہر حال میں ملحوظ رکھو اگر کسی نے تم پر زیادتی کی ہو تو اس سے اسی قدر بدلہ لے سکتے ہو زیادہ نہیں اور اگر معاف کر دو تو یہ بڑی ہی اچھی بات ہے اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرو۔ بدگمانی سے بچو جہاں تک ہو سکے نیک ہی گمان کیا کرو فتنہ و فساد اور بغاوت سے دور رہو دنیا میں امن قائم کرو (از قرآن)

اب رات بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اور سویاں بھی تیار ہو گئی ہیں۔ لو اٹھو اور کھاؤ اور کل سے اپنا کام شروع کر دو۔ محمد قاسم نے خوشی میں بمشکل تمام کھانا کھایا اور جلدی سے چارپائی پر لیٹ گیا لیکن نیند کسے آتی جوں توں کر کے رات کاٹی اور صبح تڑکے اٹھ کر غسل اور ضروری حاجات سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کی اور نہایت عاجزی کیساتھ یہ دعا مانگی۔ اے خدا تعالیٰ۔ تمام زمین و آسمان کے مالک۔ تو میرا ہاتھ پکڑ تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو ڈوبتے ہوؤں کا بچانے والا ہے تیرے سوا میرا کوئی یار و مددگار نہیں۔ تو بے کسوں کی پناہ ہے تو اندھیرے میں بھٹکنے والوں کیلئے روشنی ہے۔ اے میرے خدا تو مجھکو طاقت دے کہ میں تیرے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہوں تو نا امیدوں کی امید ہے تو بے پناہوں کی پناہ ہے تو مجھے اتنی طاقت دے کہ میں نہایت بہتر طریقہ سے جان و دل سے تیرے حبیب تیرے سب سے پیارے نبی کی امت کی خدمت کروں۔

خدا اپنے فضل و کرم سے ایسے اسباب مہیا کرے کہ جو ہم میں بری عادات اور بری رسمیں ہیں وہ
رفتہ رفتہ ہم سے نکل کر فنا ہو جائیں اور ہمیں ایسی توفیق دے کہ ہم قرآن اور فرمان رسول سے
ایسے نتائج معاشرے میں روشنی لیں کہ جس سے ہم دوسروں پر اچھا اثر ڈال سکیں۔

دعا سے فارغ ہو کر خوش و خرم والدہ کے پاس آیا اور سلام کیا۔
والدہ نے دعا دی۔ تیری عمر دراز ہو۔ بیٹا آج تم عیدگاہ میں ایک تقریر کرو جس میں بتاؤ کہ عورتوں کو
ہنر اور دینیات کی تعلیم دینا نہایت ضروری ہے اور صدقات اور خیرات کا جائز استعمال کیا چاہیے
محمد قاسم - آداب بجا لاکر - جو آپ کی مرضی۔

گھڑی میں نو بج گئے تھے۔ محمد قاسم والدہ سے رخصت ہو کر گھر کے باہر آیا لوگ اچھے
اچھے کپڑے پہنے عیدگاہ کو جا رہے تھے وہ بھی اُن کے ساتھ تکبیر پڑھتا چلا۔ عیدگاہ نمازیوں سے
کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور نماز میں کچھ دیر تھی محمد قاسم نے پیش امام سے پندرہ منٹ کی
اجازت لیکر محراب میں کھڑے ہو کر یوں تقریر شروع کی

محمد قاسم کی تقریر

برادرانِ اسلام

اگرچہ میں ایک کم عمر ابجد خواں طالب علم ہوں لیکن خدا کے فضل سے میرے
دل میں وہ جذبہ بھی موجود ہے۔ جو ایک مسلمان کا فرض ہونا چاہیے۔
آج سال بھر کے بعد خدا نے یہ موقع دکھایا کہ ہم سب ایک جگہ جمع ہوئے ہیں
میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر کچھ عورتوں کی تعلیم اور صدقات و خیرات
کے جائز مصارف کے بارے میں بیان کروں۔

آج کل یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہماری قوم میں زیادہ تر عورتیں ان پڑھ اور جاہل ہیں اُن کا سارا
وقت پان کھانے اور دوسروں کی غیبت اور برائی کرنے میں کٹتا ہے ذرا ذرا سی بات پر ناراض
ہو جاتی ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ خاوندوں سے لڑائی رہتی ہے اور بعد میں نوبت طلاق کی
پہنچتی ہے یہی نہیں بلکہ اسی جہالت کی وجہ سے ٹونے ٹوٹکے اور گنڈے تعویذ کی اسقدر معتقد ہو جاتی ہیں کہ
جہاں کوئی بچہ بیمار ہوا تو سمجھنے لگیں کہ اسے نظر لگ گئی ہے یا کسی نے کچھ کر دیا ہے۔ اب ایسا جہالت
کا زمانہ کہ وہ بیچارہ بچہ درد کی وجہ سے چیخ رہا ہے لیکن ماں بجائے دوا دینے کے جھاڑ پھونک
کر رہی ہے۔ آہ! آج قوم کی عورتوں کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کوئی ہنر کوئی دستکاری آتی ہی
نہیں اور یہی وجہ ہوتی ہے کہ آخری عمر میں باعث تنگی میں نہایت تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں
قوم کا دار و مدار انہیں عورتوں پر ہے جہاں بچہ رویا انہیں دنیا ڈرا کر سلا دیا۔ اور اسی وجہ سے ہم میں دلیر
کہاں قوم میں چاند بی بی۔ سلطان رضیہ کیطرح بہادر عالمہ عورتیں موجود ہیں جو کبھی کبھی جنگ
کے وقت اپنی فوج کو ہمت بہادری کا سبق پڑھایا کرتی تھیں لیکن کہاں اب ایسی عورتیں رہ گئی ہیں کہ جنکا
ہونا نہ ہونا سب برابر ہے اور یہ سب فقط تعلیم نہ ہونیکا سبب ہے میرا مقصد یہ نہیں کہ اب عورتوں کو بہت
زیادہ پڑھائیں لکھائیں بلکہ کم از کم اتنا تو پڑھایا جائے کہ جس سے گھر کے کام کاج میں مدد ملے اور
فرصت کا وقت کاڑھنے اور سینے میں گذرے جب ہماری قوم کی عورتوں میں تعلیم زیادہ ہو جائیگی تو پھر ہم
میں سے اوہام پرستی اور جہالت کا اثر جاتا رہیگا۔ اب رہا دوسرا سوال صدقات خیرات کا
بھی انتظام ہے ہماری قوم میں سب سے زیادہ خیرات ہوتی ہے لیکن اسکا زیادہ مصرف بیکار ہوتا ہے
مسٹنڈے بڑے بڑے جنکے کہ گداگر پیدا ہو گئے ہیں انکے دینے سے تو نقصان ہوتا ہے اور نہ کچھ نام و

بلکہ اس سے قوم کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ روزانہ لوگ نئے نئے طریقے بھیک مانگنے کے نکالتے ہیں
کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہر ایک محلہ میں کئی کئی بیوہ عورتیں اور یتیم بچے نہایت تکلیف میں زندگی بسر کرتے
ہیں تب ور روز فاقے سے پڑے رہتے ہیں لیکن کوئی بھی انکی طرف توجہ نہیں کرتا میرا اس ساری تقریر سے
مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ جو خیرات کریں تو خیرات کرتے وقت ان یتیم اور لاوارث عورتوں اور بچوں
کا بھی خیال کر لیا کریں اور باقی روپیہ جو بچے وہ دینی مدارس میں بھیجا کریں جہاں سے ہر سال ہمارے
سینکڑوں بھائی تعلیم پا کر نکلتے ہیں میری رائے میں تو آجکل جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا زیادہ حق
ہے آپ لوگوں کو چاہیے کہ اسکی ہمیشہ خیرات اور وقف کے روپیہ سے امداد کرتے رہیں۔

اب نماز کا وقت قریب ہے اسلیے چند جملے عرض کر کے اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں میں نہایت مودبانہ
الفاظ میں جناب امام صاحب سے التجا کرونگا کہ آپ ہمیشہ خطبہ کا مطلب بیان کر دیا کیجئے تاکہ سب لوگوں کو معلوم
ہو جائے کہ زمانہ موجودہ کے حساب سے ہمیں کیا کیا نصیحتیں دی گئی ہیں۔ اور بعد میں کچھ دعا اردو میں بھی
مانگ لی جایا کرے تاکہ ہر ایک آسانی کیساتھ آمین کہہ سکے اور دعا کا حقیقی مفہوم ادا ہو سکے
اتنا کہکر محمد رفاقت سلمہ نے اپنی تقریر کو ختم کر دیا اگرچہ یہ نہایت سادہ مگر خلوص سے بھری ہوئی تقریر
تھی اسلیے لوگوں پر زیادہ اثر ہوا چاروں طرف سے تعریف و تحسین کے نعرے بلند ہونے
لگے بعضوں نے تو اسی وقت قسم کھائی کہ وہ ہمیشہ ان اچھی باتوں کو پھیلانے میں کوشش کریں
گے اور اکثر نے فوراً جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی امداد کے لیے چندہ کی کوشش کرنا شروع
کر دی جو نہایت کامیاب ہوئی اللّٰھم زد فزد

باہتمام حفیظ الرحمن نجیبی در مطبع فرخ سیر فرخ آباد مطبوع گشت